بسم الله الرحمن الرحيم

حکومت پنجاب

محترمہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا

وزیر خزانہ پنجاب

کی

بجٹ تقریر

برائے مالی سال 16-2015

12 جون 2015ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب سپیکر!

میں اپنے اللہ کا شکر ادا کرتی ہوں جس نے مجھے یہ اعزاز بخشا کہ میں آج اس معزز ایوان کے سامنے حکومت پنجاب کا بجٹ برائے مالی سال 2015-16 پیش کر رہی ہوں۔ یہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی موجودہ منتخب حکومت کا تیسرا بجٹ ہے اور ہماری حکومت کی ترجیحات اور پالیسیوں میں تسلسل کا آئینہ دار ہے۔

جناب سپیکر!

2. ہماری خوش قسمتی ہے کہ آج ہمیں ان ترجیحات کو عملی جامہ پہنانے کے لئے وزیراعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف کی مدبرانہ قیادت اور رہنمائی حاصل ہے۔ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی ان ترجیحات کا مقصد پنجاب کو ایک ایسا صوبہ بنانا ہے جہاں ایک عام آدمی کی رسائی صحت اور تعلیم سمیت زندگی کی تمام سہولتوں تک ممکن ہو، جہاں تعلیم یافتہ اور ہنرمند نوجوانوں کو روزگار کے وسیع تر مواقع میسر آ سکیں، جہاں صنعت، زراعت اور گھریلو استعمال کے لئے وافر بجلی دستیاب ہو، جہاں کی رواں دواں صنعتیں اور سرسبز زراعت ایک خوشحال پاکستان کی ضامن ہوں، جہاں قانون کی حکمرانی اور انصاف کی بالادستی ہو اور جہاں کے شہری ہر طرح کے تشدد اور دہشت گردی کے خوف سے آزاد، پرامن اور مطمئن زندگی گزار سکیں۔

جناب سپیکر!

3. حکومت پنجاب نے صوبے میں ترقی کے اہداف کے حصول کے لئے وزیراعلیٰ پنجاب محمد شہباز شریف کے ویژن کے مطابق ایک جامع Economic Growth Strategy ترتیب دی ہے۔ میں اس Strategy کے نمایاں اہداف معزز ایوان کے سامنے پیش کرنا چاہتی ہوں۔

- ☆ صوبے کی معاشی ترقی کی شرح 2018 تک سات سے آٹھ فیصد تک لے کر جانا۔
- ☆ نوجوانوں کو روزگار کی فراہمی کے لئے سالانہ دس لاکھ مواقع پیدا کرنا۔
- ☆ 2018 تک صوبے میں Private Investment کو دوگنا کرنا۔
- ☆ دہشت گردی کے خاتمے اور صوبے کے عوام کے جان و مال کے تحفظ کے لئے تمام ممکنہ اقدامات کو یقینی بنانا۔

☆ برآمدات میں اضافے کی شرح کو پندرہ فیصد تک لے جانا۔

جناب سپیکر!

4. ترقی اور خوشحالی کی اس منزل کا حصول صوبے کی معیشت کے استحکام اور اقتصادی شرح نمو میں اضافے پر منحصر ہے اور یہ اضافہ قومی زندگی کے مختلف شعبوں میں سرمایہ کاری بڑھائے بغیر ممکن نہیں۔ آپ مجھ سے اتفاق کریں گے کہ ترقی اور روزگار کے حوالے سے مطلوبہ اہداف حاصل کرنے کے لئے صرف حکومتی سرمایہ کاری کافی نہیں ہوسکتی۔ یہی وجہ ہے کہ حکومت پرائیویٹ خصوصاً غیرملکی سرمایہ کاری کوصوبے کی طرف راغب کرنے کی ایک مربوط اور جامع پالیسی پر عمل پیرا ہے۔ توانائی اور انفراسٹرکچر سمیت مختلف شعبوں میں غیر ملکی اور نجی سرمایہ کاروں کی دلچسپی اور شمولیت ہماری اسی پالیسی کی کامیابی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ مسلم لیگ (ن) کی حکومت کو پاکستان کی تاریخ کی سب سے بڑی غیرملکی سرمایہ کاری لانے کا اعزاز حاصل ہوا ہے۔ میری مراد چین کی طرف سے پاکستان میں چھیالیس ارب ڈالر کے تاریخی پیکیج کا اعلان ہے۔ میرا یقین ہے کہ یہ سرمایہ کاری ملکی معیشت کی تقدیر بدل دے گی۔ ملک میں روزگار کے بے شمار مواقع پیدا ہوں گے اور پاکستان میں ترقی اور خوشحالی کے ایک شاندار دور کا آغاز ہوگا۔ یہ تاریخی پیکیج پاک چین دوستی کی علامت ہونے کے ساتھ ساتھ وزیراعظم پاکستان محمد نواز شریف کی قیادت اور پاکستانی عوام پر چین کے غیر معمولی اعتماد کا عکاس ہے۔

جناب سپیکر!

5. میں اس موقع پر وزیراعلیٰ پنجاب محمد شہباز شریف کی دو برسوں پر محیط ان انتھک کوششوں کوخراج تحسین پیش کرنا ضروری سمجھتی ہوں جو انہوں نے وزیراعظم پاکستان کی ٹیم کے ایک رکن کے طور پر اس پیکیج کوممکن بنانے کے لئے کیں۔ جناب والا! بجلی کے بحران اور لوڈشیڈنگ کے ستائے ہوئے عوام کے لئے اس سے بڑی خوشخبری اور کیا ہوسکتی ہے کہ چھیالیس ارب ڈالر کے پیکیج میں سے چونتیس ارب ڈالر کی خطیر رقم صرف بجلی پیدا کرنے پر صرف کی جائے گی۔

جناب سپیکر!

6. مقام افسوس ہے کہ جس وقت پاکستان مسلم لیگ (ن) کی قیادت پاکستان کو اندھیروں سے نجات دلانے کے لئے اپنے دن رات ایک کئے ہوئے تھی ۔۔۔۔ پاکستان کے عوام اس تاریخی معاہدے پر دستخطوں کے لئے اپنے عظیم دوست ملک چین کے صدر کی آمد کے لئے چشم براہ تھے ۔۔۔۔ عین اس وقت کچھ لوگ پاکستان کے دارالحکومت میں

دھرنوں کی آڑ میں اس دورے کو منسوخ کرانے کی ناپاک سازشوں میں مصروف تھے۔ مقام شکر ہے کہ ہماری قیادت کی بے مثال فراست، سیاسی جماعتوں کے مثالی عزم اور عوام کے تاریخی اتحاد کے نتیجے میں اس سازش کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔

جناب سپیکر!

7. میں سمجھتی ہوں کہ احتجاج اور انتشار کی سیاست کے ان پانچ مہینوں نے قوم پر عوام دشمن اور عوام دوست قیادت کا فرق واضح کر دیا ہے۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مسلم لیگ (ن) کی قیادت پورے اعتماد کے ساتھ عوام کی ترقی اور خوشحالی کے ان مخالفوں کو یہ کہہ سکتی ہے کہ ؎

تیری پسند تیرگی، میری پسند روشنی
تو نے دِیا بجھا دیا، میں نے دِیا جلا دیا

جناب سپیکر!

8. یہ معزز ایوان اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہے کہ ہماری حکومت نے معیشت کی بہتری کا سفر ابھی شروع کیا ہی تھا کہ اسے شدید ترین سیلاب کا بھی سامنا کرنا پڑا۔ ہمارے لئے یہ امر باعث اعزاز ہے کہ حکومت پنجاب آزمائش کی اس گھڑی میں سیلاب سے متاثرہ عوام کے ساتھ کھڑی رہی۔ نارووال سے لے کر مظفرگڑھ تک شاید ہی کوئی گاؤں یا علاقہ ایسا ہو جہاں وزیراعلیٰ پنجاب سیلاب میں گھرے ہوئے اپنے مصیبت زدہ بہن بھائیوں کی دلگیری کے لئے خود نہ پہنچے ہوں۔

جناب سپیکر!

9. حکومت پنجاب نے اپنے وسائل سے سیلاب سے متاثرہ افراد کی فوری بحالی پر **تقریباً بیس ارب روپے** کی خطیر رقم صرف کی۔ یہ رقم ''خادم پنجاب امدادی پیکیج'' کے تحت انتہائی شفاف طریقے سے متاثرین سیلاب میں تقسیم کی گئی۔ تقسیم کے اس عمل کی شفافیت کو بین الاقوامی سطح پر بھی سراہا گیا۔

جناب سپیکر!

10. پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت دعووں پر نہیں عمل پر یقین رکھتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے راستے میں آنے والی تمام تر مشکلات اور رکاوٹوں کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اپنے تمام تر اعلانات اور وعدوں پر ممکنہ حد تک

عملدرآمد کیا۔ ہم نے اس امر کو یقینی بنایا کہ اپنے ترقیاتی فلاحی پروگرام کو زیادہ سے زیادہ وسائل فراہم کئے جائیں۔

جناب سپیکر!

11. مالی سال 2015-16 کی کل آمدن کا تخمینہ ایک ہزار چار سو سینتالیس ارب چوبیس کروڑ اٹھارہ لاکھ چودہ ہزار روپے لگایا گیا ہے۔ جس میں آٹھ سو اٹھاسی ارب پچاس کروڑ روپے Federal Divisible Pool میں ٹیکسوں کی مد میں صوبائی حصہ ہے جو کہ NFC ایوارڈ کے تحت حاصل ہو گا۔ علاوہ ازیں وفاقی حکومت سے Straight Transfers اور گرانٹ کی مد میں اکتیس ارب چار کروڑ پچاس لاکھ روپے ملنے کی توقع ہے۔ مزید برآں صوبائی ریونیو میں دو سو چھپن ارب سات کروڑ روپے کی آمدن متوقع ہے جس میں ٹیکسوں کی مد میں ایک سو ساٹھ ارب انسٹھ کروڑ دس لاکھ روپے اور Non-tax کی مد میں تیئیس ارب چوراسی کروڑ ساٹھ لاکھ روپے شامل ہیں۔

جناب سپیکر!

12. مالی سال 2015-16 کے جاری اخراجات کا کل تخمینہ ایک ہزار چار سو سینتالیس ارب چوبیس کروڑ اٹھارہ لاکھ چودہ ہزار روپے ہے۔ آئندہ مالی سال 2015-16 کا سالانہ ترقیاتی پروگرام **چار سو ارب روپے** کا ترتیب دیا گیا ہے۔ لہذا جاری اخراجات میں 7.6 فیصد اور ترقیاتی بجٹ میں 15.9 فیصد اضافہ تجویز کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر!

13. آئندہ مالی سال کا بجٹ قومی زندگی کے مختلف شعبوں میں ہماری ترجیحات کا آئینہ دار ہے۔ تعلیم کا شعبہ ہماری اولین ترجیحات میں شامل ہے جس کے لئے بجٹ میں صوبائی اور ضلعی سطح پر مجموعی طور پر سب سے بڑی رقم یعنی تقریباً **تین سو دس ارب بیس کروڑ روپے** مختص کئے جا رہے ہیں۔ یہ رقم کل بجٹ کا ستائیس فیصد ہے۔ اسی طرح صحت عامہ کے شعبے میں **ایک سو چھیاسٹھ ارب تیرہ کروڑ روپے** کی خطیر رقم رکھی گئی ہے جو کہ بجٹ کا چودہ فیصد ہے۔ دیہی عوام کی ترقی اور زراعت کے فروغ کے لئے مجموعی طور پر مختلف شعبوں میں **ایک سو چوالیس ارب انتالیس کروڑ روپے** مختص کئے گئے ہیں جو کہ کل بجٹ کا ساڑھے بارہ فیصد ہے۔ امن عامہ کی فراہمی پر آئندہ مالی سال میں **ایک سو نو ارب پچیس کروڑ روپے** صرف کئے جائیں گے جو کہ کل بجٹ کا ساڑھے نو فیصد ہے۔

جناب سپیکر!

14. دہشت گردی کے علاوہ توانائی کا بحران اس وقت پاکستان کے لئے سنگین ترین مسئلے کی حیثیت رکھتا ہے۔ **ملک میں بجلی کی پیداوار میں اضافے اور توانائی کے بحران کو ختم کرنے کے لئے 2013 میں وزیراعظم محمد نواز شریف کی قیادت میں برسراقتدار آنے والی مسلم لیگ (ن) کی وفاقی حکومت کی انتھک کوششیں کسی وضاحت کی محتاج نہیں۔**

جناب سپیکر!

15. اس وقت پنجاب میں وفاقی حکومت اور پنجاب کی صوبائی حکومت کے تحت مجموعی طور پر توانائی کے **چھ سو اٹھارہ ارب روپے** کے منصوبے زیر تکمیل ہیں۔ ان منصوبوں میں حکومت پنجاب **دو سو اٹھاون ارب روپے** کی خطیر رقم کی سرمایہ کاری کر رہی ہے۔ جبکہ پنجاب میں لگنے والے بجلی کے ان منصوبوں میں چین کی طرف سے **تین سو ساٹھ ارب روپے** کی سرمایہ کاری کی جائے گی۔

جناب سپیکر!

16. اب میں پنجاب میں زیر تکمیل توانائی کے منصوبوں کی کچھ تفصیلات اس معزز ایوان کے سامنے پیش کرنا چاہوں گی۔ ساہیوال میں ایک ہزار تین سو بیس میگاواٹ کے کوئلے سے چلنے والے بجلی گھر پر کام کا آغاز ہو چکا ہے جس پر **ایک سو اسی ارب روپے** لاگت آئے گی۔

17. جنوبی پنجاب میں بہاولپور کے ریگستانی علاقے میں، جہاں سوائے ریت کے ٹیلوں کے کچھ بھی نہ تھا، وہاں پاکستان کا سب سے پہلا اور سب سے بڑا شمسی توانائی پر مبنی ''قائداعظم سولر پارک'' قائم کیا جا چکا ہے، جہاں سے ایک سو میگاواٹ بجلی حاصل کی جا رہی ہے۔ اس سولر پارک میں مزید نو سو میگاواٹ کا شمسی توانائی کا منصوبہ شروع کر دیا گیا ہے۔ اس منصوبے پر تقریباً **ایک سو پینتیس ارب روپے** لاگت آئے گی۔ یہ منصوبہ انشاء اللہ اگلے سال مکمل ہو جائے گا۔ اس منصوبے کے نتیجے میں جنوبی پنجاب میں نہ صرف معاشی سرگرمیوں کو فروغ ملے گا بلکہ صنعتی اور زرعی شعبے میں علاقے کے عوام کے لئے روزگار کے بے شمار مواقع میسر آئیں گے۔

18. پنڈ دادن خان کے مقام پر تین سو میگاواٹ بجلی کا پراجیکٹ لگایا جا رہا ہے۔ **پینتالیس ارب روپے** مالیت کے اس منصوبے میں بجلی پیدا کرنے کے لئے مقامی کوئلہ استعمال کیا جائے گا۔

22. انشاء اللہ یہ تینوں منصوبے جن کا ذکر میں نے کیا ہے 2017 کے اختتام تک دو ہزار چھ سو بیس میگاواٹ بجلی پیدا

کرنا شروع کر دیں گے۔

جناب سپیکر!

19. حکومت پنجاب بھکھی، ضلع شیخوپورہ میں **ایک سو دس ارب روپے** کی لاگت سے گیس سے چلنے والا ایک ہزار دوسو میگاواٹ کا پاور پلانٹ شروع کر رہی ہے۔ یہ منصوبہ انشاء اللہ ابتدائی مرحلے میں مارچ 2017 میں بجلی فراہم کرنا شروع کر دے گا اور 2017 کے آخر تک اس منصوبے سے مکمل Capacity کے مطابق بجلی حاصل کی جا سکے گی۔ آئندہ مالی سال میں اس منصوبے کے لئے **پندرہ ارب روپے** مختص کرنے کی تجویز ہے۔

20. ان بڑے منصوبوں کے علاوہ حکومت پنجاب علاقائی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے چھوٹے منصوبوں پر بھی کام کر رہی ہے۔ سندر انڈسٹریل اسٹیٹ، لاہور اور فیصل آباد انڈسٹریل اسٹیٹ میں ایک سو دس میگاواٹ کے کوئلے سے چلنے والے منصوبوں پر عملدرآمد کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ ان دونوں منصوبوں پر **تینتیس ارب روپے** کی لاگت آئے گی۔ پنجاب میں لوڈ سنٹرز کے قریب ایک سو پچاس میگاواٹ کے کوئلے سے چلنے والے چار پاور پلانٹس لگائے جا رہے ہیں جن پر **نوے ارب روپے** لاگت آئے گی۔ یہ پاور پلانٹس لاہور، ملتان، فیصل آباد اور سیالکوٹ میں لگائے جائیں گے۔

21. حکومت پنجاب نے **دس ارب روپے** کی لاگت سے بیس میگاواٹ بجلی کے چار ہائیڈل پاور پراجیکٹس مرالہ، پاکپتن، چیانوالی اور Deg Outfall میں شروع کئے ہیں۔ مرالہ اور پاکپتن کے منصوبے تکمیل کے آخری مراحل میں ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ ان دونوں منصوبوں سے بجلی اسی سال ستمبر میں پیدا ہونا شروع ہو جائے گی۔ اسی طرح چیانوالی اور Deg Outfall کے منصوبے بھی جون 2016 تک مکمل ہو جائیں گے۔

22. پنجاب میں نجی شعبے کو بجلی میں سرمایہ کاری کی طرف راغب کیا جا رہا ہے۔ رحیم یار خان اور مظفرگڑھ میں ایک ہزار تین سو بیس میگاواٹ کے کوئلے سے بجلی پیدا کرنے والے دو منصوبوں پر ابتدائی کام شروع ہو چکا ہے۔ مزید برآں کوئلے کے مجموعی طور پر نو سو میگاواٹ کے چھ Power Plants کے منصوبے بھی نجی شعبے کے حوالے کئے جائیں گے۔ صوبے بھر میں شمسی توانائی سے بجلی پیدا کرنے کے لئے پچاس Sites نجی شعبے کو پیش کی گئی ہیں جس پر نجی شعبے کے سرمایہ کاروں کی جانب سے دلچسپی کا اظہار کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر!

23. مجھے پختہ یقین ہے کہ یہ منصوبے توانائی کے بحران پر قابو پانے اور عوام کو لوڈشیڈنگ کے عذاب سے نجات

دلانے میں بے حد مددگار ثابت ہوں گے۔

جناب سپیکر!

24. موجودہ حکومت صوبے کی تاریخ میں پہلی مرتبہ معدنی ذخائر سے استفادہ کرنے کے لئے ایک مؤثر، مربوط اور نتیجہ خیز حکمت عملی پر گامزن ہے۔ معدنیات کے شعبے کے لئے مالی سال 2015-16 میں **دو ارب سترہ کروڑ روپے** کی رقم مختص کی گئی ہے۔ ضلع چنیوٹ میں رجوعہ کے مقام پر لوہے اور تانبے کے وسیع ذخائر کی دریافت حکومت کی اسی حکمت عملی کا ثمر ہے۔

جناب سپیکر!

25. رجوعہ کے ان ذخائر کے ساتھ ماضی میں جس مجرمانہ غفلت اور بددیانتی کا مظاہرہ کیا گیا اس کی تفصیل ایک دردناک داستان سے کم نہیں۔ پچھلی حکومت نے بغیر کسی قسم کے ٹینڈر کے اس کی تلاش ایک ایسی نام نہاد کمپنی کو دے دی جس کا معدنی ذخائر کی تلاش سے دور دور تک کوئی تعلق نہیں تھا۔ پچھلی حکومت کا یہ اقدام ملکی وسائل پر ڈاکہ زنی سے کم نہیں تھا۔ آپ کو یہ جان کر خوشی ہو گی کہ موجودہ حکومت کے تحت Transparency اور Rules and Regulations کے اعلیٰ ترین تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے عالمی ٹینڈرز کے بعد یہ کام برادر ملک چین کی ایک ایسی کمپنی کو دیا گیا ہے جس کا شمار متعلقہ شعبے میں دنیا کی بہترین کمپنیوں میں ہوتا ہے۔

جناب سپیکر!

26. زراعت ہماری ملکی معیشت کے لئے رگِ حیات کا درجہ رکھتی ہے۔ صوبے کی پینتالیس فیصد آبادی کا روزگار زراعت سے وابستہ ہے اور مجموعی قومی پیداوار میں زرعی شعبے کا حصہ اکیس فیصد ہے۔ ہماری قومی برآمدات میں زراعت کا حصہ ساٹھ فیصد ہے۔ حکومت پنجاب زرعی شعبے کو جدید خطوط پر استوار کرتے ہوئے ایک ایسے فعال شعبے میں تبدیل کرنا چاہتی ہے جو نہ صرف Food Security Challenges سے نمٹنے کی صلاحیت رکھتا ہو بلکہ بین الاقوامی معیار کی مصنوعات بھی پیدا کر سکے۔

27. کاشتکاروں کو ان کی زرعی پیداوار کی مناسب قیمت دلائے بغیر زرعی ترقی کی منزل حاصل نہیں کی جا سکتی۔ کون نہیں جانتا کہ دیہات میں ذرائع آمدورفت کی موجودہ انتہائی قابل افسوس صورت حال کی وجہ سے ہمارے کسانوں کی پیدا

کی ہوئی اجناس نہ تو بروقت منڈیوں میں پہنچ پاتی ہے اور نہ ہی ان کی مناسب **قیمت ملتی** ہے۔ **حکومت** پنجاب نے زرعی اجناس کی سستی نقل وحمل کے لئے صوبے بھر کے دیہی علاقوں میں **مرحلہ وار** پروگرام کے تحت **ایک سو پچاس ارب روپے** کی مالیت سے نئی سڑکیں تعمیر کرنے اور پرانی سڑکوں کی **مرمت** اور توسیع کا ایک عظیم الشان **منصوبہ** بنایا ہے۔ یہ منصوبہ پاکستان کی تاریخ میں زرعی سڑکوں کی تعمیر کا سب سے بڑا منصوبہ ہوگا۔ اس پروگرام کے تحت بننے والی تمام سڑکیں مکمل طور پر carpeted ہوں گی اور ہر سڑک کے دونوں طرف دو دو فٹ کا treated shoulder ہوگا۔ **حکومت** نے اس منصوبے کے لئے آئندہ مالی سال میں **باون ارب روپے** مختص کئے ہیں۔

جناب سپیکر!

28. **حکومت** نے گزشتہ برسوں میں اہم فصلوں کی پیداوار میں اضافہ کے لئے کئی اہم **اقدامات** کئے جن کے بہتر اور حوصلہ افزا نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ پنجاب میں Irrigated Agriculture کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کے لئے اکیس ارب روپے کے میگا پراجیکٹ "Punjab Irrigated Agricultural Productivity Improvement Project" پر عملدرآمد جاری ہے۔ اس منصوبے کے تحت **حکومت** کی طرف سے فراہم کی گئی سبسڈی کے ذریعے ایک لاکھ بیس ہزار ایکڑ رقبہ پر Drip and Sprinkler Irrigation کی تنصیب کی گئی اور نو ہزار Water Courses کی اصلاح کی گئی ہے۔ آئندہ مالی سال کے دوران اس پراجیکٹ کے لئے **چار ارب اٹھاون کروڑ روپے** کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر!

29. آئندہ مالی سال میں **حکومت** چھوٹے کاشتکاروں کو سستے ٹریکٹر فراہم کرنے کے لئے **پانچ ارب روپے** کی سبسڈی مہیا کر رہی ہے، جس سے کسانوں میں پچیس ہزار ٹریکٹر ماضی کی طرح میرٹ کی بنیاد پر نہایت شفاف طریقے سے فراہم کئے جائیں گے۔ ٹریکٹرز کے علاوہ کسانوں کو دیگر زرعی آلات اور اشیاء فراہم کرنے کے لئے **ایک ارب روپے** سے زائد رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر!

30. صوبے میں ایک جامع منصوبے کے تحت بیراجوں کی **مرمت** اور بحالی کے کام کا آغاز کیا جا چکا ہے۔ جناح بیراج

کی بحالی کا منصوبہ **بارہ ارب ستاسٹھ کروڑ روپے** کی لاگت سے آئندہ مالی سال میں پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے گا جس کے لئے بجٹ میں **نوے کروڑ روپے** رقم مختص کی گئی ہے۔ تئیس ارب چوالیس کروڑ روپے کی مالیت سے زیرتعمیر نئے خانکی بیراج کے لئے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں **چھ ارب پندرہ کروڑ روپے** کی خطیر رقم رکھی گئی ہے۔ سیالکوٹ، کامونکی اور اس کی ملحقہ آبادیوں کو سیلاب سے بچانے کے لئے ایک مرحلہ وار پروگرام کے تحت **آٹھ ارب روپے** کی مالیت کے منصوبے تیار کئے گئے ہیں۔ آئندہ مالی سال میں آبپاشی کے نظام کو بہتر بنانے کی غرض سے محکمہ آبپاشی کے لئے **پچاس ارب تراسی کروڑ روپے** کی رقم مختص کی گئی ہے۔

جناب سپیکر!

31. اس وقت ملکی پیداوار میں لائیوسٹاک کا حصہ تقریباً بارہ فیصد اور زرعی پیداوار میں چھپن فیصد ہے۔ آئندہ مالی سال میں اس شعبے کے لئے **آٹھ ارب انسٹھ کروڑ روپے** مختص کئے جا رہے ہیں۔ اس سلسلے میں ایک اہم Initiative صوبے میں مویشی پالنے اور ان کا کاروبار کرنے والے غریب کسانوں کو بھتہ مافیا سے نجات دلانے کے لئے خادم پنجاب کی ہدایت پر یکم جولائی 2014 سے جانوروں کی خریدوفروخت پر منڈی مویشیاں میں عائد کردہ فیس کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ اب ان منڈیوں کا انعقاد Divisional Level پر قائم کی گئی Management Companies کو دیا گیا ہے۔ موجودہ مالی سال میں حکومت پنجاب نے شیخوپورہ اور فیصل آباد میں تمام ضروری سہولتوں سے آراستہ دو ماڈل مویشی منڈیاں قائم کی ہیں۔ آئندہ مالی سال میں **اَسی کروڑ روپے** کی لاگت سے مزید ماڈل مویشی منڈیوں کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔

جناب سپیکر!

32. کاشتکاروں کے مفادات کا تحفظ ہماری حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔ ہم نے ہر مرحلے پر اس امر کو یقینی بنایا کہ صوبے کے کاشتکاروں کو ان کی محنت کا پورا پورا معاوضہ ملے۔ گزشتہ دنوں حکومت پنجاب نے مل مالکان سے کاشتکاروں کو گنے کی ایک سو اَسی روپے فی من مقررہ قیمت دلانے میں جو کسان دوست کردار ادا کیا اس سے ہم سب اچھی طرح آگاہ ہیں۔

جناب سپیکر!

33. پینے کا صاف پانی زندگی کی ایک ایسی بنیادی ضرورت ہے جس پر ہر فرد کا حق ہونا چاہیئے۔ لیکن آج ہمارے شہروں اور دیہات میں مقیم عوام کی بڑی تعداد اس بنیادی ضرورت سے محروم ہے۔ حکومت پنجاب نے اپنے عوام کو صاف پانی مہیا کرنے کے لئے ایک عظیم منصوبہ تشکیل دیا ہے۔ عوام کو صاف پانی کی فراہمی کے اس منصوبے کا آغاز جنوبی پنجاب کے دیہات سے جلد کیا جا رہا ہے۔ ہمارا عزم ہے کہ ہم انشاء اللہ ''پنجاب صاف پانی پروگرام'' کے تحت آئندہ تین سالوں کے دوران **ستر ارب روپے** کی خطیر رقم سے صوبے بھر کے دیہات میں چار کروڑ سے زائد افراد کو صاف اور محفوظ پانی کی سہولت فراہم کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ حکومت پنجاب نے مالی سال 2015-16 کے دوران اس منصوبے کے لئے **گیارہ ارب روپے** کی رقم مختص کی ہے۔

جناب سپیکر!

34. تاریخ اس امر کی گواہ ہے کہ دنیا کی کوئی قوم تعلیم کو فروغ دیئے بغیر ترقی کی منازل طے نہیں کر سکتی۔ اہل دانش تعلیم کے شعبے میں صرف ہونے والے وسائل کو اخراجات نہیں بلکہ قوموں کے بہتر مستقبل کے لئے سرمایہ کاری تصور کرتے ہیں۔ حکومت پنجاب نے اسی حقیقت کے پیش نظر اگلے مالی سال میں تعلیم کے شعبے میں صوبائی اور ضلعی سطح پر مجموعی طور پر تقریباً **تین سو دس ارب بیس کروڑ روپے** مختص کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جیسا کہ میں پہلے کہہ چکی ہوں، یہ رقم کل بجٹ کا تقریباً ستائیس فیصد ہو گی۔ تعلیم کے شعبے میں ہونے والی پیشرفت کی نگرانی وزیر اعلیٰ پنجاب بذات خود Stock-take کے ذریعے کرتے ہیں جس کے نتیجے میں تعلیم کے فروغ اور تعلیمی معیار میں اضافے کے حوالے سے خاطر خواہ پیش رفت سامنے آئی ہے۔

جناب سپیکر!

35. ہماری حکومت نے معاشی طور پر پسماندہ مگر ذہین طلباء کو معیاری تعلیم مہیا کرنے کے لئے چودہ دانش سکول قائم کئے ہیں۔ جبکہ اگلے مالی سال میں صوبے کے پسماندہ علاقوں میں چار نئے دانش سکول قائم کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر!

36. ترقیاتی بجٹ سے نو سو نوے ہائی سکولز میں کمپیوٹر لیب کی تنصیب، سات ہزار پانچ سو سکولوں میں missing

facilities کی فراہمی، چار ہزار سات سو ستائیس سکولوں کی بلڈنگز کی دوبارہ تعمیر، سکولوں میں چوبیس ہزار پانچ سو اضافی کمروں کی تعمیر اور پانچ سو نئے سکول کھولے جائیں گے۔

37. اگلے مالی سال میں ہائر ایجوکیشن کے شعبے میں نئے کالجز اور یونیورسٹیوں کے قیام کے علاوہ موجودہ کالجوں میں اضافی سہولتیں یعنی کلاس روم اور لیبارٹریز مہیا کی جائیں گی۔ آئندہ مالی سال میں وہاڑی میں بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی کے سب کیمپس کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔ جبکہ جھنگ اور ساہیوال میں نئی یونیورسٹیاں قائم کی جائیں گی۔

جناب سپیکر!

38. صحت عامہ کا تحفظ اور صوبے کے عوام کو علاج معالجہ کی مناسب اور بروقت سہولتیں پہنچانا حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔ صحت کے شعبہ میں اگلے مالی سال 2015-16 کے لئے صوبائی اور ضلعی سطح پر مجموعی طور پر تقریباً **ایک سو چھیاسٹھ ارب تیرہ کروڑ روپے** مختص کئے جا رہے ہیں جو کہ بجٹ کا چودہ فیصد ہے۔

جناب سپیکر!

39. صحت عامہ کے فروغ اور عوام کو علاج کی سہولتوں کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے 2014-15 میں ہیلتھ سیکٹر ریفارمز روڈمیپ پروگرام شروع کیا گیا تھا۔ اس روڈمیپ پروگرام کی نگرانی بھی وزیراعلیٰ پنجاب باقاعدگی سے Stock-take کے ذریعے کرتے ہیں۔ اس پروگرام کے تحت سات سو بنیادی مراکز صحت کو علاج معالجہ کے جدید سنٹرز میں تبدیل کیا جا رہا ہے۔ اسی طرح ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر اور تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتالوں میں سپیشلسٹ ڈاکٹروں کی موجودگی، دواؤں کی دستیابی اور ضروری آلات جراحی کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے مؤثر اقدامات کئے گئے ہیں۔ حکومت نے اس مقصد کے لئے سپیشلسٹ ڈاکٹروں کے لئے **ایک ارب اکتالیس کروڑ روپے** کا نہایت پرکشش اور خصوصی Incentive package منظور کیا ہے۔

جناب سپیکر!

40. آئندہ مالی سال میں صحت کے شعبے میں کئے جانے والے چیدہ چیدہ اقدامات کی تفصیل درج ذیل ہے:

(1) حکومت پنجاب نے جنرل کیڈر ڈاکٹروں کی بروقت ترقیوں کے لئے تاریخی اقدامات کرتے ہوئے وزیراعلیٰ پنجاب کی خصوصی ہدایت پر موجودہ مالی سال 2014-15 میں Four Tier Structure

کے تحت گریڈ اٹھارہ سے بیس تک ڈاکٹرز کی دس ہزار سے زائد نئی آسامیاں پیدا کی جا چکی ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف ہسپتالوں کے لئے آٹھ ہزار چار سو مزید آسامیاں بھی منظور کی گئیں ہیں۔

(2) صوبائی ہسپتالوں میں ادویات کی فراہمی کے لئے اگلے مالی سال 2015-16 میں **دس ارب بیاسی کروڑ روپے** رکھنے کی تجویز ہے۔

(3) صوبے میں غریب ترین طبقہ کو Health Cover مہیا کرنے کے لئے Health Insurance Scheme کا اجراء کیا جا رہا ہے۔ اس سکیم کے پہلے مرحلے میں آٹھ اضلاع شامل کئے گئے ہیں جس کے لئے **دو ارب پچاس کروڑ روپے** مختص کئے جا رہے ہیں۔

(4) مظفرگڑھ میں ترکی کی مدد سے بنائے جانے والے رجب طیب اردگان ہسپتال کی توسیع کے لئے **ایک ارب روپے** مختص کئے جا رہے ہیں۔

(5) صوبے کے دور دراز علاقوں میں صحت کی بہتر سہولیات فراہم کرنے کے لئے موبائل ہیلتھ یونٹ کے منصوبے میں توسیع کی جا رہی ہے۔ جس کے لئے **ایک ارب روپے** مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

41. پاکستان کے ہسپتالوں میں جگر کی پیوندکاری کی سہولت موجود نہیں ہے۔ اس وقت بے شمار کم وسیلہ اور غریب افراد علاج کی عدم دستیابی اور بیرونی ممالک تک رسائی کے لئے مطلوبہ وسائل نہ ہونے کی وجہ سے جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ اس درد اور تکلیف کا احساس کرتے ہوئے حکومت پنجاب ایک State of the Art Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre پر کام شروع کر چکی ہے۔ اس منصوبے کے لئے 2015-16 میں **تین ارب روپے** مختص کرنے کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر!

42. ہمارے سرکاری اور نجی شعبے میں نوجوانوں کی اہلیت اور ان کی تعلیم کے مطابق روزگار کے وافر مواقع موجود نہیں ہیں۔ دوسری طرف ہمارے صنعتی شعبے کو ہنرمند افراد کی کمی کی وجہ سے مشکلات کا سامنا ہے۔ اس صورت حال کے پیش نظر حکومت نے صوبے میں موجود فنی تربیت کے بہترین اداروں میں عالمی معیار کے کورسز میں تربیت دینے کے لئے آئندہ مالی سال میں **چار ارب روپے** کی خطیر رقم مختص کی ہے۔ اس پروگرام کے نتیجے میں 2018 تک بیس لاکھ نوجوانوں

کو ایسے شعبوں میں، جن کی ہماری صنعتوں اور بین الاقوامی منڈیوں میں ضرورت ہے، تربیت دے کر مقامی اور بین الاقوامی سطح پر روزگار حاصل کرنے کے قابل بنا دیا جائے گا۔

جناب سپیکر!

43. بدقسمتی سے قیام پاکستان کے بعد پاکستان کو قائداعظم محمد علی جناح اور شاعر مشرق علامہ محمد اقبال کی تعلیمات کے مطابق ایک عوامی اور فلاحی مملکت بنانے کی بجائے یہاں ایسی سیاسی اور معاشی پالیسیاں بنائی گئیں جن کے نتیجے میں تمام ملکی وسائل اور زندگی کی تمام سہولتیں محض Elite طبقے تک سمٹ کر رہ گئیں۔۔۔۔ جناب سپیکر! کوئی دردمند پاکستانی اس بات سے اتفاق کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ 1971 میں پاکستان کی تقسیم یقیناً ایک بڑا سانحہ تھی لیکن آج قیام پاکستان کو ستاسٹھ سال گزرنے کے باوجود پاکستانی معاشرے کی زندگی کی بنیادی سہولتوں اور وسائل کی بنیاد پر مستقل تقسیم بھی کوئی چھوٹا سانحہ نہیں۔

جناب سپیکر!

44. اس سنگین صورت حال کے خاتمے اور معاشرے کے پسماندہ، کم وسیلہ اور روایتی طور پر نظر انداز کئے گئے طبقات کے لئے زیادہ سے زیادہ وسائل فراہم کرنے کے لئے میں حکومت پنجاب کے چیدہ چیدہ منصوبوں اور اقدامات کا ذکر کرنا ضروری سمجھتی ہوں۔اس ضمن میں سب سے پہلے وزیراعلیٰ خود روزگار سکیم کا ذکر کرنا چاہوں گی۔ اس سکیم کے تحت غریب افراد کو پچاس ہزار روپے تک بلاسود قرضے فراہم کئے جاتے ہیں۔ 2011 سے لے کر اب تک تقریباً گیارہ ارب روپے کے بلاسود قرضے **تقریباً چھ لاکھ افراد** کو دیئے جا چکے ہیں۔ یہ قرضے انتہائی شفاف انداز میں میرٹ کی بنیاد پر بلاسود قرضوں کے ادارے ''اخوت'' کے ذریعے فراہم کئے گئے۔حکومت پنجاب نے آئندہ مالی سال میں اس پروگرام کے لئے **مزید دو ارب روپے** مختص کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس رقم سے بلاسود قرض لے کر کاروبار کرنے والوں کی تعداد دس لاکھ سے بھی بڑھ جائے گی۔

جناب سپیکر!

45. حکومت پنجاب نے غریب اور کم آمدنی والے افراد کو معاشی اور معاشرتی تحفظ فراہم کرنے کے لئے حال ہی میں "Punjab Social Protection Authority" قائم کی ہے۔ یہ اتھارٹی آئندہ مالی سال میں **دو ارب روپے** کی

لاگت سے اپنے پہلے منصوبے کا آغاز کر رہی ہے۔ جس کے تحت صوبے میں معذور افراد کی امداد اور ان کی معاشی اور سماجی بحالی کے لئے ماہانہ وظائف دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر!

46. حکومت لاوارث اور بے سہارا بچوں کو تحفظ اور بہتر ماحول فراہم کرنے کے لئے مختلف شہروں میں Child Protection Institute تعمیر کر رہی ہے۔ رحیم یار خان میں زیرِ تعمیر Institute رواں مالی سال میں مکمل ہو جائے گا۔ جبکہ بہاولپور اور ساہیوال میں **چھبیس کروڑ روپے** کی لاگت سے ایسے Child Protection Institutes کی تعمیر شروع ہو چکی ہے۔ اس کے علاوہ بے سہارا خواتین کے لئے ملتان، لودھراں، پاکپتن، قصور، لیہ، حافظ آباد اور شیخوپورہ میں دارالامان قائم کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر!

47. زندگی کی دوڑ میں پیچھے رہ جانے والے دوسرے طبقات کی طرح پنجاب حکومت سپیشل افراد کی فلاح و بہبود پر بھی پوری توجہ دے رہی ہے۔ اس وقت صوبہ بھر کے دو سو پچاس اداروں میں تقریباً انتیس ہزار خصوصی طلباء و طالبات تعلیم حاصل کر رہے ہیں جنہیں مفت رہائش، کھانے، امدادی آلات اور یونیفارم کے علاوہ وظائف بھی دیئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر!

48. ہماری معیشت کی ترقی ان محنت کشوں کی مرہون منت ہے جو اپنا خون پسینہ ایک کر کے صنعتوں کے پہیوں کو رواں دواں رکھتے ہیں۔ لیکن اس امر سے بھی انکار ممکن نہیں کہ ہمارے محنت کشوں کی زندگیاں آج بھی اقبالؔ کے اس شعر کی عملی تفسیر ہیں جس میں انہوں نے کہا تھا کہ

ہیں تلخ بہت بندۂ مزدور کے اوقات

49. محنت کشوں کے شب و روز کی اس تلخی کو کم کرنے کے لئے حکومتِ پنجاب صوبے میں کئی منصوبوں پر عمل کر رہی ہے۔ قومی معیشت کے ان معماروں کو مالکانہ حقوق پر مفت رہائش کی سہولت مہیا کرنے کے لئے سُندر اور ملتان میں **دس ارب روپے** کی مالیت کے منصوبے شروع کئے ہیں۔ اسی طرح حکومت پنجاب نے رواں مالی سال میں محنت کشوں اور ان کے اہل خانہ کے لئے فیصل آباد میں ایک سو بیس بستروں پر مشتمل Maternity and Child Health

Centre اور رحیم یار خان اور جھنگ میں پچاس پچاس بستروں پر مشتمل سوشل سیکورٹی ہسپتالوں کا منصوبہ شروع کیا ہے۔

جناب سپیکر!

50. قیام پاکستان سے لے کر استحکام پاکستان کی جدوجہد میں Minorities کے قابل قدر کردار کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ یہ ہمارے معاشرے کا نہایت اہم حصہ ہیں۔ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں Minorities کے لئے **ایک ارب روپے** مختص کیئے گئے ہیں۔ اس رقم سے طلباء کو وظائف بھی دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر!

51. مسلم لیگ (ن) کی حکومت کا یہ عزم ہے کہ پنجاب میں بسنے والا کوئی باصلاحیت اور ذہین طالب علم محض وسائل کی کمی کی وجہ سے اعلیٰ اور معیاری تعلیم سے محروم نہ رہے۔ اس مقصد کے لئے ذہین اور محنتی طلباء کو وظائف دینے کے لئے آئندہ مالی سال میں Punjab Educational Endowment Fund کے لئے **دو ارب روپے** مختص کرنے کی تجویز ہے۔ جس کے بعد اس فنڈ کی مالیت **ساڑھے پندرہ ارب روپے** تک پہنچ جائے گی اور اگلے برس تک اس فنڈ سے وظائف حاصل کرنے والے طلبہ کی تعداد ایک لاکھ سے بڑھ جائے گی۔

جناب سپیکر!

52. حکومت پنجاب کی طرف سے صوبے کے لاکھوں غریب والدین کو یہ سہولت دی گئی ہے کہ وہ اپنے بچوں کو سرکاری خرچ پر اپنی پسند کے پرائیویٹ سکولوں میں تعلیم دلاسکیں۔ چنانچہ اس وقت پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے ذریعے سولہ لاکھ سے زائد بچے پرائیویٹ سکولوں میں بالکل مفت تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔غریب عوام کے بچوں کی تعلیم کے اس پروگرام کے لئے **دس ارب پچاس کروڑ روپے** سے زائد رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر!

53. صوبے کے بے روزگار نوجوان مردوں اور خواتین کو باعزت روزگار فراہم کرنے کے لئے ''اپنا روزگار سکیم'' کے تحت پچاس ہزار گاڑیاں فراہم کی جا رہی ہیں۔ **اکتیس ارب روپے** کی اس سکیم میں جنوبی پنجاب کے لئے دس فیصد اضافی کوٹہ مختص کیا گیا ہے۔ گاڑیوں کی لاگت کا سو فیصد مارک اپ حکومت پنجاب خود ادا کرتی ہے اور ان کی تقسیم کمپیوٹر پر قرعہ اندازی کے ذریعے انتہائی شفاف طریقے سے کی جاتی ہے۔حکومت پنجاب کی طرف سے اس سکیم کے لئے مجموعی طور پر

چھ ارب سینتیس کروڑ روپے کی سبسڈی فراہم کی جائے گی۔

جناب سپیکر!

54. آشیانہ ہاؤسنگ سکیم کے ذریعے کم آمدنی کے حامل افراد کو رہائشی سہولیات فراہم کرنے کے پروگرام پر عملدرآمد جاری ہے۔ اس ضمن میں اب تک لاہور، فیصل آباد اور ساہیوال میں اعلیٰ معیار کی رہائشی سکیمیں مکمل کی جا چکی ہیں۔ آئندہ مالی سال کے دوران صوبے کے مختلف مقامات پر ایسی مزید سکیموں کا آغاز کیا جائے گا۔

جناب سپیکر!

55. ابھی میں نے ان چیدہ چیدہ منصوبوں اور پروگراموں کا ذکر کیا ہے جن پر حکومت پنجاب صوبے میں غربت کے خاتمے اور پسماندہ اور کم وسیلہ طبقات کی بہبود کے لئے عملدرآمد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب سپیکر!

56. اس وقت پاکستان کو جن سنگین ترین مسائل کا سامنا ہے ان میں دہشت گردی سرفہرست ہے۔ حکومت پنجاب دہشت گردی کے اس سنگین مسئلے سے نمٹنے کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتیں استعمال کر رہی ہے۔ پنجاب کو پاکستان کی تاریخ کی پہلی Counter Terrorism Force بنانے کا اعزاز حاصل ہے۔ ایک ہزار پانچ سو Corporals پر مشتمل اس فورس میں بھرتی کے لئے میرٹ اور اہلیت کے کڑے اصولوں کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔

جناب سپیکر!

57. حکومت نے بڑے شہروں میں Safe City پروگرام کے اجراء کا فیصلہ کیا ہے۔ جس کا آغاز صوبائی دارالحکومت سے کیا جا رہا ہے اور اس کے لئے اگلے مالی سال کے دوران **چار ارب روپے** مختص کئے گئے ہیں۔ اس پروگرام کے تحت جدید آلات اور کیمروں کے ذریعے نگرانی اور قانون شکن اور شر پسند عناصر کی نشاندہی اور انہیں ایک لمحہ ضائع کئے بغیر قانون کی گرفت میں لانے کا ایک مربوط نظام تیار کیا جا رہا ہے۔ امید کی جاتی ہے یہ منصوبے لاہور میں دسمبر 2015 تک اور راولپنڈی، فیصل آباد، ملتان اور گوجرانوالہ میں 2016 کے دوران مکمل ہو جائیں گے۔

58. عوام کو روایتی تھانہ کلچر سے نجات دلانے اور ایک خوشگوار ماحول میں ان کی شکایات کے فوری ازالے کے لئے صوبے بھر میں مختلف مقامات پر اَسی پولیس سروس سنٹرز قائم کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر!

59. 2015-16 کے لئے محکمہ پولیس کے بجٹ میں مجموعی طور پر **چورانوے ارب ستاسٹھ کروڑ روپے** مختص کرنے کی تجویز پیش کی جا رہی ہے۔ یہ رقم دوسرے اخراجات کے علاوہ جدید خطوط پر تربیت، جدید سازوسامان کی فراہمی اور ٹیکنالوجی کے ذریعے پولیس کی کارکردگی کو بہتر بنانے پر صرف کی جائے گی۔

جناب سپیکر!

60. صوبے کے عوام کے لئے سستے اور بلاتاخیر انصاف کی فراہمی حکومت کا نصب العین ہے۔ چنانچہ حکومت پنجاب نے پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ Additional District & Session Judges کی تین سو سترہ اور Civil Judges کی چھ سو چھیانوے نئی آسامیاں پیدا کی ہیں۔ صوبے میں مختلف عدالتوں کے لئے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں **اٹھارہ ارب گیارہ کروڑ روپے** مختص کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر!

61. ہمارے معاشرے میں زندگی کی دیگر سہولتوں کی طرح آرام دہ اور باوقار ٹرانسپورٹ پر بھی محض صاحبِ ثروت طبقے کا حق سمجھا جاتا تھا۔ وزیراعلیٰ پنجاب نے اس تکلیف دہ صورت حال کے خاتمے اور عوام کو سستی اور انتہائی معیاری ٹرانسپورٹ فراہم کرنے کے لئے میٹرو بس ٹرانسپورٹ کلچر متعارف کرایا۔ حکومت پنجاب نے لاہور میٹرو بس کے کامیاب منصوبے کے بعد راولپنڈی اسلام آباد میں پاکستان میٹرو بس کا منصوبہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تقریباً **چوالیس ارب پچاسی کروڑ روپے** کی لاگت سے ریکارڈ مدت میں مکمل کر لیا ہے۔ اس سسٹم کے تحت چلنے والی ایئر کنڈیشنڈ بسیں روزانہ تقریباً ڈیڑھ لاکھ مسافروں کو سفر کی سہولت مہیا کر رہی ہیں۔ میٹرو بس کی تعمیر کا اگلا منصوبہ ملتان میں شروع کیا جا چکا ہے۔ اس کے علاوہ صوبائی دارالحکومت کے لئے ستائیس کلومیٹر طویل پاکستان کی تاریخ کا پہلا میٹرو ٹرین Orange Line کا منصوبہ جلد شروع کیا جائے گا۔

جناب سپیکر!

62. کون نہیں جانتا کہ پاکستان کی تاریخ کے ہر دور میں مختلف جماعتوں اور رہنماؤں کی طرف سے جنوبی پنجاب کی پسماندگی کو محض سیاسی نعرے کے طور پر استعمال کیا گیا۔ مگر پاکستان مسلم لیگ (ن) کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس نے جنوبی

پنجاب کی ترقی اور خوشحالی کو ہمیشہ مقدم رکھتے ہوئے صوبے کے بجٹ میں جنوبی پنجاب کے لئے مختص فنڈز کی رقم کو اس کی آبادی کے تناسب سے کہیں زیادہ رکھا۔ ہم نے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں بھی اس مثبت روایت کو برقرار رکھا ہے۔

جناب سپیکر!

63. میں تفصیلات میں جائے بغیر جنوبی پنجاب کی تعمیر و ترقی کے چیدہ چیدہ منصوبے اس ایوان کے سامنے ضرور رکھنا چاہوں گی۔

(1) **چھبیس ارب روپے** کی لاگت سے ملتان میں میٹروبس کا منصوبہ۔

(2) **تیس ارب روپے** سے جنوبی پنجاب کے گیارہ اضلاع میں ''صاف پانی پروگرام'' کا اجراء۔

(3) **ایک سو پچاس ارب روپے** سے بہاولپور میں قائداعظم سولر پارک کا قیام۔

(4) **ستاسٹھ ارب پچاس کروڑ روپے** سے دیہی سڑکوں کی تعمیر اور مرمت کا عظیم الشان منصوبہ۔

(5) **نو ارب اڑتیس کروڑ** روپے سے رحیم یار خان میں Khawaja Farid Engineering and Information Technology University، بہاولپور میں Veterinary University، ملتان میں میاں محمد نواز شریف زرعی یونیورسٹی اور بہاولنگر میں میڈیکل کالج کے قیام کے علاوہ مظفر گڑھ میں طیب اردگان ہسپتال کی پانچ سو بیڈ تک توسیع۔

(6) **چار ارب روپے** سے زائد کی رقم سے بہاولپور، بہاولنگر، مظفر گڑھ اور راجن پور کے اضلاع میں غربت کے خاتمے کے لئے Southern Punjab Poverty Alleviation Programme کا اجراء۔

(7) **ایک ارب تیس کروڑ روپے** سے چولستان میں وزیراعلیٰ پیکیج کے تحت خصوصی ترقیاتی پروگرام۔

(8) **دس ارب ساٹھ کروڑ روپے** سے ڈیرہ غازی خان اور راجن پور میں رودکوہیوں (Hill Torrents) سے آنے والے سیلابی ریلوں کی روک تھام کے منصوبے۔

(9) **تین ارب اڑتیس کروڑ روپے** سے ڈی جی خان کے قبائلی علاقوں کے لئے خصوصی ترقیاتی پیکیج۔ اور

(10) **چار ارب نوے کروڑ روپے** سے بہاولپور سے حاصل پور تک 77 کلومیٹر کی dual carriageway کی تعمیر۔

جناب سپیکر!

64. بڑے شہر کسی بھی معیشت کے لئے Engines of Growth کی حیثیت رکھتے ہیں۔حکومت نے آئندہ مالی سال کے دوران راولپنڈی، ملتان اور فیصل آباد سمیت صوبے کے مختلف شہروں کو جدید سہولیات اور Infrastructure سے آراستہ کرنے کے لئے **سولہ ارب چھپن کروڑ روپے** کی رقم مختص کی ہے۔

جناب سپیکر!

65. ہماری آبادی کا نصف سے زیادہ حصہ خواتین پر مشتمل ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ کوئی بھی معاشرہ خواتین کی شمولیت کے بغیر ترقی نہیں کرسکتا۔ اگلے مالی سال میں قومی تعمیر نو کے مختلف شعبوں میں خواتین کی فلاح و بہبود پر ترقیاتی بجٹ سے مجموعی طور پر **بتیس ارب سولہ کروڑ روپے** صرف کئے جا رہے ہیں۔ ۔۔ سرکاری ملازمتوں میں خواتین کے لئے پندرہ فیصد کوٹہ اور عمر کی حد میں تین سال کی رعایت اور ملازمت پیشہ خواتین کے لئے ڈے کیئر سنٹرز اور ہوسٹلوں کا قیام۔۔۔۔ ہماری حکومت کی اسی پالیسی کی آئینہ دار ہیں۔

جناب سپیکر!

66. آج کے دور میں گڈ گورننس کے مقاصد کے حصول کے لئے انفارمیشن ٹیکنالوجی کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہو چکی ہے۔ چنانچہ صوبے میں مختلف سرکاری محکموں کی کارکردگی کو بہتر کرنے اور ان کی مانیٹرنگ کے نظام کو مؤثر بنانے کے لئے سمارٹ گورننس کے نظام کے تحت انفارمیشن ٹیکنالوجی کو بھرپور طور پر استعمال کیا جا رہا ہے، جس کی تحسین ورلڈ بنک جیسے عالمی ادارے نے بھی کی ہے۔

جناب سپیکر!

67. اب میں مختصر الفاظ میں حکومت پنجاب کی ان کوششوں کا ذکر کرنا چاہوں گی جو اس نے پنجاب کے عوام کو محکمہ مال کے صدیوں پرانے اور فرسودہ استحصالی نظام سے نجات دلانے کے لئے کئے ہیں۔مختلف مشکلات کے باوجود پنجاب کی تمام تحصیلوں میں Computerization of Land Record کے عمل کو جون 2015 تک مکمل کر لیا جائے گا۔ اس پروگرام کے تحت اب تک زمینوں کے ساڑھے پانچ کروڑ اندراج اور بائیس ہزار پانچ سو موضع جات کا اراضی ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کیا جا چکا ہے۔ اس وقت صوبے بھر کے ڈیڑھ لاکھ مالکان اراضی ماہانہ اس تبدیلئ نظام سے

استفادہ کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر!

68. عوام کی فلاح و بہبود کے لئے تیار کئے گئے منصوبوں کی تکمیل وسائل کی فراہمی سے مشروط ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہمیں عوام کی مالی مشکلات اور مسائل کا بھی احساس ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ محاصل میں اضافے کے لئے موجودہ ٹیکسوں کی وصولی کے نظام میں خامیوں کو دور کیا جائے اور اُن لوگوں کو ٹیکس نیٹ میں لایا جائے جو ٹیکس ادا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

جناب سپیکر!

69. پنجاب حکومت نے چھوٹے کاروبار کو سیلز ٹیکس میں ریلیف دینے کے لئے ایک درجن کے قریب سیکٹرز میں مقررہ مدت کے لئے Reduced Rate Scheme رائج کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سکیم کے اطلاق پر سولہ فیصد کی بجائے دو فیصد سے لے کر دس فیصد تک Flat Rate سیلز ٹیکس لاگو ہوگا۔ پنجاب ریونیو اتھارٹی نے محصولات کو بہتر اور شفاف بنانے کے لئے ریسٹورنٹ سیکٹر میں Restaurant Invoice Monitoring System کے اجراء کا فیصلہ بھی کیا ہے۔ اس کے علاوہ پنجاب کے طول و عرض میں Taxpayers کی سہولت کے لئے پنجاب ریونیو اتھارٹی نے راولپنڈی، گوجرانوالہ، ملتان اور فیصل آباد میں کمشنریٹ قائم کئے ہیں۔

جناب سپیکر!

70. دوران سال 2014-15 میں بہتر حکمت عملی اور جدید ٹیکنالوجی کی مدد سے محاصل کی وصولی میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ Taxpayers کی سہولت کے لئے تمام ڈویژنل اور ڈسٹرکٹ دفاتر میں خصوصی مراکز قائم کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

71. حکومت پنجاب قومی یکجہتی اور صوبائی ہم آہنگی پر پختہ یقین رکھتی ہے۔ اسی جذبہ کے تحت اگلے مالی سال 2015-16 میں صوبہ بلوچستان کے عوام سے خیر سگالی کے طور پر **دو ارب روپے** سے زائد مختص کئے جانے کی تجویز ہے۔ اس رقم سے کوئٹہ میں **ایک ارب روپے** کی لاگت سے دل کے امراض کے ہسپتال کی تعمیر کا آغاز کیا جا رہا ہے۔ اسی طرح قومی یکجہتی اور صوبائی ہم آہنگی کے جذبے کے تحت صحت اور تعلیم سے متعلق مختلف پروگراموں میں سندھ اور KPK کے

عوام کی شمولیت کو بھی یقینی بنایا گیا ہے۔

جناب سپیکر!

72. حکومت نے صوبے بھر کے سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور پنشنوں میں 7.5 فیصد اضافہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اسی طرح حکومت نے سرکاری ملازمین کو 2011 اور 2012 میں ملنے والے ایڈہاک ریلیف الاؤنسز کو ان کی بنیادی تنخواہوں میں ضم کرنے اور ان کے میڈیکل الاؤنس میں 25 فیصد اضافہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ میڈیکل الاؤنس میں یہ اضافہ پنشنرز کو بھی حاصل ہوگا۔ حکومت نے نجی شعبہ میں کام کرنے والے محنت کشوں اور کارکنوں کی کم از کم اُجرت بارہ ہزار روپے سے بڑھا کر تیرہ ہزار روپے ماہانہ کرنے کا فیصلہ بھی کیا ہے۔

جناب سپیکر!

73. مجھے خوشی ہے کہ ہماری حکومت کا بجٹ ایک عوام دوست، متوازن اور ترقیاتی بجٹ ہے۔ میں اپنی تقریر ختم کرنے سے پہلے کابینہ کے ارکان، اراکین اسمبلی، محکمہ خزانہ اور محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کے افسران، ماتحت عملے اور اپنے سٹاف کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں جنہوں نے اس بجٹ کی تیاری میں شب و روز انتھک محنت کی۔ مجھے پنجاب کے ترقیاتی عمل میں تعاون پر عالمی اداروں ورلڈ بنک، ایشین ڈویلپمنٹ بنک اور DFID کا بھی شکریہ ادا کرنا ہے۔ میں اپنی تقریر کا اختتام پنجاب کے عوام خصوصاً پسماندہ علاقوں اور محروم طبقات سے تعلق رکھنے والے ہر فرد کے لئے اس خواہش اور دعا کے ساتھ کرنا چاہوں گی کہ ؎

امن ملے ترے بچوں کو اور انصاف ملے
چاندی جیسا دودھ ملے اور پانی صاف ملے

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو!

پاکستان پائندہ باد